بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نفل صدقہ دینے کے بعد اس میں زکوٰۃ کی نیت کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بکر مستحقِ زکوٰۃ کو نفل صدقہ کی نیت سے کچھ رقم دی، پھر زید نے حساب لگایا تو اُسے علم ہوا کہ ابھی اس کی کچھ زکوٰۃ باقی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید اُس دی گئی رقم پر زکوٰۃ کی نیت کر سکتا ہے؟

## جواب

پوچھی گئی صورت میں جب تک بکر مستحقِ زکوٰۃ کی ملکیت میں وہ رقم موجود ہے، اُس وقت تک زید اُس رقم پر زکوٰۃ کی نیت کر سکتا ہے۔

چنانچہ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، بنایہ شرح الھدایۃ، فتاوی ہندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:

”والنظم للاول“ وفي الروضة دفع إلى فقير بلا نية ثم نواه عن الزكاة إن كان قائما في يد الفقير أجزأه وإلا فلا۔“

یعنی "روضہ" میں مذکور ہے کہ کسی شخص نے فقیر کو زکوٰۃ کی نیت کے بغیر مال دیا، پھر بعد میں اُس مال پر زکوٰۃ کی نیت کی، تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہو تو یہ نیت کفایت کر جائے گی، اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود نہ رہا تو اُس کی یہ نیت کافی نہ ہوگی۔ (حاشیۃ الشلبی علی التبیین، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 258، مطبوعہ ملتان)

دُرِ مختار میں ہے:

”(وشرط صحة أدائها نية مقارنة له) أي للأداء (ولو) كانت المقارنة (حكما) كما لو دفع بلا نية ثم نوى والمال قائم في يد الفقير۔“

یعنی زکوٰۃ کی درست ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ ادائیگی کے وقت زکوٰۃ کی نیت پائی جائے اگرچہ کہ یہ مقارنت حکماً ہو، جیسا کہ کسی شخص نے بغیر زکوٰۃ کی نیت کے مال دیا پھر اُسی مال پر زکوٰۃ کی نیت کر لی، جبکہ وہ مال ابھی فقیر کے ہاتھ میں موجود ہو۔

(والمال قائم في يد الفقير) کے تحت ردالمحتار میں ہے:

”بخلاف ما إذا نوى بعد هلاكه بحر. وظاهره أن المراد بقيامه في يد الفقير بقاؤه في ملكه لا اليد الحقيقية، وأن النية تجزيه ما دام في ملك الفقير، ولو بعد أيام۔“

یعنی برخلاف اس کے کہ جب وہ مال ہلاک ہونے کے بعد اُس پر زکوٰۃ کی نیت کرے "بحر"۔ ظاہر یہی ہے کہ یہاں "بقیامہ فی ید الفقیر" سے مراد اس مال کا فقیر کی ملکیت میں باقی رہنا ہے، نہ کہ اُس مال کا حقیقی طور پر فقیر کے ہاتھوں میں ہونا۔ یہ زکوٰۃ کی نیت اُسی وقت تک کافی ہوگی جب تک کہ وہ مال فقیر کی ملکیت میں ہو، اگرچہ زکوٰۃ دینے والا چند دن بعد زکوٰۃ کی نیت کرے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 222-223، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”(زکوٰۃ) دیتے وقت نیت نہیں کی تھی، بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اسکی ملک میں ہے تو یہ

نیّت کافی ہے ورنہ نہیں ۔“(بہارِ شریعت، ج01، حصہ05، ص886، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13760

تاریخ اجراء: 22شوال المکرم1446ھ/21اپریل2025ء


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net